بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلّیاً

﴿۱﴾......مسئولہ صورت میں غیر مسلم جج کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا۔(مأخذہٗ حیلۂ ناجزہ:ص۳۳)

فی الهندية:(كتاب أدب القاضی)

ولا تصح ولاية القاضی حتى يجتمع فی المولى شرائط الشهادة كذا فی الهداية من الإسلام والتكليف والحرية وكونه غير أعمى ولا محدودا فی قذف ولا أصم ولا أخرس،وأما الأطرش وهو الذی يسمع القوی من الأصوات فالأصح جواز توليته كذا فی النهر الفائق۔ويكون من أهل الاجتهادوالصحيح أن أهلية الاجتهاد شرط الأولوية كذا فی الهداية ۔

﴿۲﴾......اگردستخط کروانے میں واقعۃً جبر(یعنی مارپیٹ یاقید کردینایاقتل کرنے دھمکی وغیرہ) سے کام لیا جائے اورشوہرزبان سے طلاق نہ دے تواس اکراہ کی صورت میں محض طلاق نامہ پردستخط کرنے سے طلاق واقع نہ ہوگی۔(مأخذہٗ تبویب:۸۸/۸۴۵)

واضح رہے کہ جیل کی معتدبہ سزا تو جبرواکراہ بن سکتی ہے،البتہ ڈی پورٹ کردیناجبرواکراہ میں داخل نہیں؛کیونکہ یہ تواپنے وطن واپس بھیجناہے؛لہٰذا اگرصرف ڈی پورٹ کرنے کے ڈرسے طلاق نامہ پردستخط کریگاتوطلاقنامہ کے مطابق طلاق واقع ہوجائیگی۔

وفی الخانية:(۱/۴۷۲)

رجل أكره بالضرب والحبس على أن يكتب طلاق امرأته فلأنة بنت فلأن ابن فلأن فكتب امرأته فلأنة بنت فلأن بن فلأن طالق لا تطلق امرأته لأن الكتابة أقيمت مقالم العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة ههنا۔

و فی التاتارخانية:(۳/۳۸۰)

وفی الظهيرية: رجل أكره بالضرب والحبس على أن يكتب طلاق امرأته فكتب فلأنة بنت فلأنة إمرأته طالق ،وفی الحاوی :ولم يعبر بلسانه، لا تطلق

وفی الهندية: (كتاب الاكراه،ج۵/ص۳۵)

ويعتبر فی الإكراه معنى فی المكره ومعنى فی المكره ومعنى فيما أكره عليه ومعنى فيما أكره به فالمعتبر فی المكره تمكنه من إيقاع ما هدد به فإنه إذا لم يكن متمكنا من ذلك فإكراهه هذيان وفی المكره المعتبر أن يصير خائفا على نفسه من جهة المكره فی إيقاع ما هدد به عاجلا ؛ لأنه لا يصير ملجأ محمولا طبعا إلا بذلك وفيما أكره به أن يكون متلفا أو مزمنا أو متلفا عضوا أو موجبا غما بعدم الرضا ...... كذا فی المبسوط ۔

(جاری---)

Scanned by CamScanner

وفی المبسوط: (کتاب الاکراہ)

وفيما أكره به بأن يكون متلفا أو مزمنا أو متلفا عضوا أو موجبا عما ينعدم الرضا باعتباره الخ

﴿۳﴾......خلع کے صحیح ہونے کے لئے چونکہ قضائے قاضی ضروری نہیں، البتہ شوہر کی رضامندی ضروری ہے، لہٰذا اگر خلع شوہر کی رضامندی کے بغیر کیا جائے تو وہ معتبر نہیں اگرچہ اس معاملے میں جج مسلمان ہی کیوں نہ ہو، اور اگر خلع شوہر کی رضامندی سے کیا جائے تو وہ معتبر ہے خواہ اس معاملے میں جج غیر مسلم ہو؛ کیونکہ اس صورت میں اس غیر مسلم جج کی حیثیت ایک وکیل کی ہوگی، اور وکیل غیر مسلم بھی بن سکتا ہے۔ (ماخذہ تبویب: ۱۹۸۱/۱)

فی الهندية: (كتاب الطلاق ،باب الخلع)

حضرة السلطان ليست بشرط لجواز الخلع عند عامة العلماء والصحيح قولهم هكذا فی البدائع ۔

وفيها ايضاً: (كتاب الوكالة، الباب السادس فی الوكالة بما يكون الوكيل فيه سفيرا الخ)

إذا وكلت الذمية مسلما بخلعها من الذمی على خمر أو خنزير جاز ۔ولو كان أحد الزوجين مسلما والوكيل كافرا جاز الخلع ويطل الجعل كذا فی المبسوط ۔

﴿۴﴾......اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو اس صورت میں شوہر خلع میں عوض لے سکتا ہے، لیکن مہر سے زیادہ نہ لے، اور اگر زیادتی شوہر کی طرف سے ہو تو اس صورت میں شوہر کے لئے عوض لینا جائز نہیں۔

فی الهندية: (كتاب الطلاق ،باب الايلاء)

إن كان النشوز من قبل الزوج فلا يحل له أخذ شیء من العوض على الخلع وهذا حكم الديانة فإن أخذ جاز ذلك فی الحكم ولزم حتى لا تملك استرداده كذا فی البدائع ۔وإن كان النشوز من قبلها كرهنا له أن يأخذ أكثر مما أعطاها من المهر ولكن مع هذا يجوز أخذ الزيادة فی القضاء كذا فی غاية البيان ـ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
۱۴۳۱/۲/۲۶ھ

المستفتی
آصف نوید
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۴۳۱/۲/۲۶ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۴۳۱/۲/۲۶ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۴۳۱/۲/۲۶ھ

Scanned by CamScanner

نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

الجواب ــــــــ حامداً ومصلیاً

سوال میں ذکر کردہ تفصیل اگر واقعۃً درست ہے اور ان لوگوں نے سائل کو "کئی گھنٹے تک یرغمال بنائے رکھا، گاڑی کے ٹائر پنکچر کیئے، مزید نقصان پہنچایا اور یہ کہا کہ دوسری بیوی کو طلاق دے کر جا سکتے ہو، بصورتِ دیگر تمہاری رہائی کی کوئی صورت نہیں" تو یہ صورت اکراہ میں داخل ہے اگرچہ شرعاً ملجی نہیں، لیکن تحریری طلاق میں اکراہِ غیر ملجی بھی مؤثر ہوتا ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں مسمّاۃ فاطمہ بیگم دختر محمد سردار خان پر کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، وہ بدستور اپنے شوہر عبدالرزاق خان کے نکاح میں ہے اور ہماری رائے میں منسلکہ فتاویٰ میں سے جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کا فتویٰ درست ہے۔

فی الدر: ۹/۱۶۹، مطبوعہ دار الثقافۃ دمشق

(ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل) ولو تقدیرا بدائع. لیدخل السکران (ولو عبدا أو مکرها) فان طلاقہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق الخ.

وفی حاشیۃ الطحطاوی علی الدر (۲/۱۰۶) مطبوعہ مکتبہ عربیہ کوئٹہ

(قولہ لا اقرارہ بالطلاق) ومثلہ الکتابۃ فلو أکرہ علی أن یکتب طلاق امرأتہ، فکتب لا تطلق، لأن الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ.

وفی رد المحتار تحتہ

(قولہ لا اقرارہ بالطلاق) وفی البحر أن المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی أن یکتب طلاق امرأتہ، فکتب لا تطلق، لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ، ولا حاجۃ ھنا، کذا فی الخانیۃ.

(جاری ....)

[illegible]

Scanned by CamScanner

عنوان | تبویب

مضمون سوال وجواب

نام وپتہ مستفتی

وفی الخانیۃ علی ہامش الھندیۃ (۴۷۲/۱) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

رجل اکرہ بالضرب والحبس علی أن یکتب طلاق امرأتہ فلانۃ بنت فلاں ابن فلان، فکتب امرأتہ فلانۃ بنت فلاں بن فلاں طالق لاتطلق امرأتہ، لأن الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ، ولاحاجۃ ھھنا. وکذا فی الولوالجیۃ (۹۹/۲) دارالکتب بیروت. والبحر: ۴۲۹/۳، دارالکتب العلمیۃ بیروت والمحیط البرھانی (۴۸۶/۳) ادارۃ القرآن کراچی والنھرالفائق (۳۱۶/۲) قدیمی کتب خانہ کراچی وفتاوی دارالعلوم دیوبند (۶۱/۹) دارالاشاعت وعزیز الفتاوی (۴۹۲/۱) دارالاشاعت وامداد المفتین: ۵۳۲/۲ وکفایت المفتی (۶۷/۶). واللہ سبحانہ تعالی اعلم

محمد طیب کشمیری
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۴۲۸/۸/۱۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۴۲۸-۸-۱۱ھ

الجواب صحیح
[illegible] محمد عبد اللہ عفی عنہ